رجسٹرڈ ایل ۷

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی

یعقوب علی ایڈیٹر

الحکم

عام قیمت سالانہ پیشگی ۱۲ روپے

عام قیمت سالانہ پیشگی ۱۲ روپے

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

قادیان دارالامن والامان ۳۰ نومبر ۱۸۹۹ء

عفو اور عفو کا محل

والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس جزاء سیئۃ سیئۃ مثلہا فمن عفی واصلح فاجرہ علی اللہ

یعنی نیک آدمی وہ ہین جو غصہ کھانیکے محل پر اپنا غصہ کھا جاتے ہین اور بخشنے کے محل پر گناہ کو بخش دیتے ہین - بدی کی جزا اُسی قدر بدی ہے جو کی گئی ہو لیکن جو شخص گناہ کو بخش دے اور ایسے موقعہ پر بخشے کہ اس سے کوئی اصلاح ہوتی ہو کوئی شر پیدا نہ ہوتی ہو یعنی عین عفو کے محل پر ہو نہ غیر محل پر تو اس کا وہ بدلہ پاویگا -

اس آیت سے ظاہر ہے کہ قرآنی تعلیم یہ نہین - کہ خواہ نہ خواہ اور ہر جگہ شر کا مقابلہ نہ کیا جائے اور شریرون اور ظالمون کو سزا نہ دی جائے بلکہ یہ تعلیم ہے کہ دیکھنا چاہئے کہ وہ محل اور موقعہ گناہ بخشنے کا ہے یا سزا دینے کا ہے - پس مجرم کے حق مین اور نیز عامہ خلائق کے حق مین جو کچھہ فی الواقعہ بہتر ہو وہی صورت اختیار کی جائے بعض وقت ایک مجرم گناہ بخشنے سے اور بھی دلیر ہو جاتا ہے - پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اندھون کی طرح صرف گناہ بخشنے کی عادت مت ڈالو بلکہ غور سے دیکھ لیا کرو کہ حقیقی نیکی کس بات مین ہے آیا بخشنے مین یا سزا دینے مین -

پس جو امر محل اور موقعہ کے مناسب ہو وہی کرو - افراد انسانی کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ جیسے بعض لوگ کینہ کشی پر بہت حریص ہوتے ہین یہان تک کہ دادون پردادون کے کینون کو یاد رکھتے ہین ایسا ہی بعض لوگ عفو اور درگذر کی عادت کو انتہا تک پہونچا دیتے ہین اور بسا اوقات اس عادت کے افراط سے دیوثی تک نوبت پہونچ جاتی ہے اور ایسے قابل شرم حلم اور عفو اور درگذر ان سے صادر ہوتے ہین جو سراسر حمیت اور غیرت اور عفت کے برخلاف ہین بلکہ نیک چلنی پر داغ لگاتے ہین اور ایسی عفو اور درگذر کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سب لوگ توبہ توبہ کر اُٹھتے ہین انہین خرابیون کے لحاظ سے قرآن شریف مین

ہر ایک خلق کے لئے محل اور موقعہ کی شرط لگادی ہے اور ایسے خلق کو منظور نہین رکھا جو بے محل صادر ہو یاد رہے کہ مجرد عفو کو خلق نہین کہہ سکتے بلکہ وہ ایک طبعی قوۃ ہے جو بچون مین بھی پائی جاتی ہے بچے کو جس کے ہاتھ سے چوٹ لگ جائے خواہ شرارت سے ہی لگے تھوڑی دیر کے بعد اس قصہ کو بھلا دیتا ہے اور پھر اسکے پاس محبت سے جاتا ہے اور اگر ایسے شخص نے اس کے قتل کا بھی ارادہ کیا ہو تب بھی صرف میٹھی بات پر خوش ہو جاتا ہے پس ایسا عفو کسی طرح خلق مین داخل نہین ہو گا خلق مین اسی صورت مین داخل ہو گا جب ہم اس کو محل اور موقعہ پر استعمال کرین گے ورنہ صرف ایک طبعی قوت ہو گی۔ دنیا مین بہت تھوڑے ایسے لوگ ہین جو طبعی قوت اور خلق مین فرق کر سکتے ہون ہم بار بار کہہ چکے ہین کہ حقیقی خلق اور طبعی حالتون مین یہ فرق ہے کہ خلق ہمیشہ محل اور موقعہ کی پابندی اپنے ساتھ رکھتا ہے اور طبعی قوۃ بے محل بھی ظاہر ہو جاتی ہے یون تو چار پایون مین گائے بھی بے شر ہے اور بکری بھی دل کی غریب ہے مگر ہم انکو اسی سبب سے ان خلقون سے متصف نہین کہہ سکتے کہ ان کو محل اور موقعہ کی عقل نہین دی گئی خدا کی حکمت اور خدا کی سچی اور کامل کتاب نے ہر ایک خلق کے ساتھ محل اور موقعہ کی شرط لگادی ہے۔

دوسرا خلق اخلاق ایصال خیر مین سے عدل ہے اور تیسرا احسان اور چوتھا ایتاء ذی القربیٰ جیساکہ اللہ جل شانہ فرماتا ہے اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ الْاِحْسَانِ وَ اِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَ یَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَ الْمُنْکَرِ وَ الْبَغْیِ یعنی خدا تعالےٰ کا یہ حکم ہے کہ نیکی کے مقابل پر نیکی کرو اور اگر عدل سے بڑھ کر احسان کا موقعہ اور محل ہو تو وہان احسان کرو اور اگر احسان سے بڑھ کر قریبون کی طرح طبعی جوش سے نیکی کرنے کا محل ہو تو وہان طبعی ہمدردی سے نیکی کرو۔ اور اس سے خدا تعالےٰ منع فرماتا ہے کہ تم حدود اعتدال سے آگے گذر جاؤ یا احسان کے بارہ مین منکرانہ حالت تم سے صادر ہو جس سے عقل انکار کرے یعنی یہ کہ تم بے محل احسان کرو یا محل احسان کرنے سے دریغ کرو یا یہ کہ تم محل پر ایتاء ذی القربیٰ کے خلق مین کچھ کمی اختیار کرو یا حد سے زیادہ رحم کی بارش کرو اس آیت کریمہ مین ایصال خیر کے تین درجون کا بیان ہے اوّل یہ درجہ کہ نیکی کے مقابل پر نیکی کی جاوے یہ تو کم درجہ ہے اور ادنیٰ درجہ کا بھلا مانس آدمی بھی یہ خلق حاصل کر سکتا ہے کہ اپنے نیکی کرنے والون کے ساتھ نیکی کرتا رہے دوسرا درجہ اس سے مشکل ہے اور وہ یہ کہ ابتدا آپ ہی نیکی کرنا اور بغیر کسی کے حق کے احسان کے طور پر اس کو فائدہ پہونچانا اور یہ خلق اوسط درجہ کا ہی اکثر لوگ غریبون پر احسان کرتے ہین اور احسان مین یہ ایک عیب مخفی ہے کہ احسان کرنے والا خیال کرتا ہے کہ مینے احسان کیا ہے اور کم سے کم وہ اپنے احسان کے عوض مین شکر یا دعا چاہتا ہے اور اگر کوئی ممنون منت اس کا اس کے مخالف ہوجائے تو اس کا نام احسان فراموش رکھتا ہے بعض وقت اپنے احسان کی وجہ سے اسپر فوق الطاقت بوجھ ڈال دیتا ہے اور اپنا احسان اس کو یاد دلاتا ہے جیسا کہ احسان کرنے والون کو خدا تعالیٰ نے متنبہ کرنے کے لئے فرمایا ہے لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِکُمْ بِالْمَنِّ وَ الْاَذٰی یعنی اے احسان کرنے والو اپنے صدقات کو جنکی صدق پر بنا چاہئے احسان یاد دلانے اور دکھ دینے کے ساتھ برباد مت کرو یعنی صدقہ کا لفظ صدق سے مشتق ہے پس اگر دل مین صدق اور اخلاص نہ رہے تو وہ صدقہ صدقہ نہین رہتا بلکہ ایک ریاکاری کی حرکت ہو جاتی ہے۔ غرض احسان کرنے والے مین یہ ایک خامی ہوتی ہے کہ کبھی غصہ مین آکر اپنا احسان یاد بھی دلا دیتا ہے۔ اسی وجہ سے خدا تعالیٰ نے احسان کرنے والون کو ڈرایا۔ تیسرا درجہ ایصال خیر کا خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ بالکل احسان کا خیال نہ ہو اور شکر گذاری پر نظر ہو بلکہ ایک ایسی ہمدردی کے جوش سے نیکی صادر ہو جیساکہ ایک نہایت قریبی مثلاً والدہ محض ہمدردی

کے جوش سے اپنے بیٹے سے نیکی کرتی ہے یہ وہ آخری درجہ ایصال خیر کا ہے جس سے آگے ترقی کرنا ممکن نہیں لیکن خدا تعالیٰ نے ان تمام ایصال خیر کی قسموں کو محل اور موقعہ سے وابستہ کردیا ہے اور آیت موصوفہ میں صاف فرمادیا ہے کہ اگر یہ نیکیاں اپنے اپنے محل پر مستعمل نہیں ہوں گی تو پھر یہ بدیاں ہوجائیں گی بجائے عدل فحشا بنجائے گا۔ یعنی حد سے اتنا تجاوز کرنا کہ ناپاک صورت ہو جائے اور ایسا ہی بجائے احسان کے منکر کی صورت نکل آئے گی یعنی وہ صورت جس سے عقل اور کانشنس انکار کرتا ہے اور بجائے ایتاء ذی القربیٰ کے بغی بن جائے گا یعنی وہ بے محل ہمدردی کا جوش ایک بری صورت پیدا کرے گا اصل میں بغی اُس بارش کو کہتے ہیں جو حد سے زیادہ برس جائے اور کھیتوں کو تباہ کردے اور یا حق واجب میں کمی رکھنے کو بغی کہتے ہیں اور یا حق واجب سے افزونی کرنا بھی بغی ہے غرض ان تینوں میں سے جو محل پر صادر نہیں ہوگا وہی سیرت خراب ہوجائے گی اسی لئے ان تینوں کے ساتھ موقعہ اور محل کی شرط لگا دی ہے اس جگہ یاد رہے کہ مجرد عقل یا احسان یا ہمدردی ذی القربیٰ کو خلق نہیں کہہ سکتے بلکہ انسان میں یہ سب طبعی حالتیں اور طبعی قوتیں ہیں کہ جو بچوں میں بھی وجود عقل سے پہلے پائی جاتی ہیں مگر خلق کے لئے عقل شرط ہے اور نیز یہ شرط ہے کہ ہر ایک طبعی قوت محل اور موقعہ پر استعمال ہو۔

خطبہ

جو حضرت مخدوم مولنا مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی ایدہ اللہ بروح القدس نے ۲۴ - نومبر ۱۸۹۹ء کے جمعہ میں پڑھا۔

وَاٰیَۃٌ لَّھُمۡ اَنَّا حَمَلۡنَا ذُرِّیَّتَھُمۡ فِی الۡفُلۡکِ الۡمَشۡحُوۡنِ ۝ وَخَلَقۡنَا لَھُمۡ مِّنۡ مِّثۡلِہٖ مَا یَرۡکَبُوۡنَ ۝ وَاِنۡ نَّشَاۡ نُغۡرِقۡھُمۡ فَلَا صَرِیۡخَ لَھُمۡ وَلَا ھُمۡ یُنۡقَذُوۡنَ ۝ اِلَّا رَحۡمَۃً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰی حِیۡنٍ ۝ وَاِذَا قِیۡلَ لَھُمُ اتَّقُوۡا مَا بَیۡنَ اَیۡدِیۡکُمۡ وَمَا خَلۡفَکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝ وَمَا تَاۡتِیۡھِمۡ مِّنۡ اٰیَۃٍ مِّنۡ اٰیٰتِ رَبِّھِمۡ اِلَّا کَانُوۡا عَنۡھَا مُعۡرِضِیۡنَ ۝

ترجمہ

اور اُن کے لئے بڑا بھاری نشان یہ ہے کہ ہم نے اُن کے آبا و اجداد کو بھری ہوئی کشتی میں سوار کیا اور اُن کے لئے ہم نے اسی جنس کی ایک چیز پیدا کی ہے جس پر سوار ہوں گے۔ اگر ہماری مشیت چاہتی تو اُن کو غرق کر دیتے اور پھر کوئی فریاد رس اُن کو بچا نہ سکتا اور نہ کسی طرح پر اپنی قوۃ بازو سے مخلصی پا سکتے۔ ہاں یہ سب کچھ ہمارا فضل اور رحمت ہے اور اس لئے ہے کہ ایک مدت تک گذارہ کریں۔ جب اُن کو کہا جاتا ہے کہ بچاؤ کرلو اُن سزاؤں سے جو نقد موجود ہیں یا کچھ مدت بعد آنے والی ہیں تا کہ تم پر رحم کیا جاوے تو اس وعید کو ہنسی میں اُڑا دیتے ہیں اور یہ کچھ اسی پر موقوف نہیں بلکہ اُن کافر نعمتوں کی عادت ہوگئی ہے کہ جب کوئی نشان نازل ہوتا ہے یعنی (کوئی مامور بشیر نذیر آجاوے تو اُس کی تبشیر اور انذار سے منہ پھیر لیتے ہیں)

ان آیات نے خدا تعالیٰ کی مقتدر متصرف بالارادہ ہستی پر ایک زبردست دلیل بیان کی ہے۔ اور نظام نبوت کی زبردست اصل پر صاف روشنی ڈالی ہے اور ان میں مسئلہ حشر کے اسرار میں سے ایک سر کو آشکارا کیا گیا ہے۔

بنی اسرائیل اور بنی اسمٰعیل دونو کے لئے خواہ وہ مکہ کے لوگ ہوں یا مدینہ طیبہ کے رہنے والے یہ سب سے بڑا نشان تھا کہ خدا تعالیٰ نے ایک زمانہ میں عذاب کے پانی میں ایک سرکش قوم کو غرق کردیا اور ایک مخلص اور احسن ظن اور صبر سے کام لینے والی راستباز پاک جماعت کو ایک چوبی کشتی کے ذریعہ نجات دی۔

قرآن شریف کے طرز بیان پر غور کرنے والی طبیعتیں اور اسرار کلام الٰہی میں تدبر کرنے والے سلیم دل ایک لذت پاتے ہیں جب وہ آیت لہم کے لفظ پر غور کرتے ہیں خدا تعالیٰ نے اٰیۃ لھم کہہ کر ایک عظیم الشان نشان کا پتہ دیا ہے۔ اصل یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کا وجود خدا تعالیٰ کے الغیب وجود پر ایک بیّن دلیل ہوتا ہے انکی زندگی کا ہر لحظہ اُن کی ہر حرکت و سکون ایک نشان منتہز ہوتا ہے اس سے پتہ لگتا ہے اور ایک

دیکھنے والی آنکھ دیکھ سکتی ہے کہ خدا تعالیٰ کی حکومت ایک ممیز گورنمنٹ ہے کیونکہ وہ دیکھتے ہیں کہ ایک ہی امر اور ایک ہی فعل اور ایک ہی قانون اولیاء اللہ یعنی خدا تعالیٰ کے مقربین محبوبین کے لئے راحت رسان اور تسلی دہ ہے اور وہی اُن کے مخالفین یعنی اعداء اللہ کے لئے ذلت اور ہلاکت کا موجب ہے اگر یہ تمیز نہ ہوتی تو حقیقت میں وجود باری عز اسمہ کا ثبوت نہ ہوتا اور دنیا میں دہریت اور مادہ پرستی کی خطرناک تاریکی پھیل جاتی

یہی ایک بات ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور سوز دل اور چشم گریان سے دعا مانگنے والوں اور لقاء الٰہی کے پیاسوں کو ایک خوبصورت امید دلاتی ہے اور عاصیوں شریعت حقہ کے نافرمانوں کے لئے خوفناک دھمکی ہے۔

سورج پرست احمق یا آتش پرست احمق! اس نکتہ معرفت سے کب لذت پا سکتا ہے۔ مثلاً جس نے سورج کی پرستش خواہ اُس کی ظاہری فوائد کو دیکھ کر خواہ اُس کی روشنی اور نورانیت کو دیکھ کر کی ہے اُس نے اس حقیقت سے کب سرور پایا ہے کہ آیا سورج میں تدبیر بالارادہ کی قوت اور تصرف تام کی طاقت بھی ہے یا نہیں؟ کیا سورج اپنے پرستار ہی کو فوائد پہنچا سکتا اور مخصوص کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں یا اپنے منکروں کو محروم کر سکتا ہے؟ قطعاً نہیں پھر جب ایک مخلص اور منکر کے درمیان کوئی تمیز اور تخصیص نہیں ہو سکتی تو پھر بتلاؤ کہ وہ کیا چیز ہو سکتی ہے جو ایسے اشیاء کی عبادت اور پرستش کی تحریک کر سکے۔

پس جس چیز نے میرے ایمان میں ایک حلاوت پیدا کی اور جس نے میرے غم و ہم کی گھڑیوں کو مسرت و انبساط کے دراز اور غیر فانی دنوں سے بدل دیا ہے وہ یہی حقیقت ہے جو خدا تعالیٰ کی متمیز گورنمنٹ کو حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود سے دیکھ لیا ہاں آنکھوں سے دیکھ لیا ہے والحمد للہ علیٰ ذالک

میرے دوستو! یقیناً یاد رکھو کہ خدا ہے اور اُس کے سوا نہ زمین پر نہ آسمان پر کوئی اور مدبّر بالارادہ ہستی ہے جو اولیاء اور اعداء مطیع اور عاصی میں فرق کرکے قانون ممیز بنادے

میں ایک بصیرت کے ساتھ کہتا ہوں کہ حقیقت میں یہ ایک بڑی لذیذ راہ ہے جو سیرۃ الانبیاء کے پڑھنے سے معلوم ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ ہم نے سیرۃ الانبیاء کے پڑھنے سے اس راہ کا نشان پایا اور خدا کے موعود مسیح کے وجود سے اس کے آثار اور وجود کو دیکھا اور پھر اُس کے طفیل سے اپنی ذات میں اس کے ثمرات کا مزہ چکھا اللّٰھم صل علیٰ محمد و علیٰ ال محمد و بارك وسلم

الغرض اس مقام پر غور کرو اور سوچو کہ وہ کیا بات تھی کہ وہی ایک طوفان سے کئی کروڑ انسان ہلاک ہوتے ہیں اور چند مخلص جان نثار راستباز کا ساتھ دینے والوں کا گروہ بچ جاتا ہے اسی سے خدا کی ممیز حکومت کا پتہ لگتا ہے خدا تعالیٰ نے جو اپنی اس حکیم و مجید کتاب میں یہ ذکر فرمایا ہے کیا یہ داستان ہے؟

نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ ان قصص کے اندر ہر وقت ایک متنبہ کرنے والی نصیحت اور سبق موجود ہے۔ مثلاً اسی واقعہ میں خدا تعالیٰ کے طرز حکومت امتیازی کو نہ سمجھنے والے ایک شخص کا جو اولیاء اللہ کے ساتھ سلوک الٰہی کے راز کو نہ جانتا تھا اس رنگ میں ذکر کیا ہے اور اُس کے چھوٹے علم اور مادی اٹکل اور زمینی کوششوں کے بیکار جانے کا حال بیان فرمایا ہے کہ اُس نے کہا میں جبل (پہاڑ) کے ذریعہ بچ جاؤں گا اور دیکھوں گا کہ نوح کے خدا کا زور وہاں تک بھی پہونچ سکتا ہے اس شخص کے اس پہاڑ کے پناہ کے دعویٰ نے درحقیقت مادی اور محدود عقل پر ناز اور اعتماد کرنے والوں کی قوت و وسعت معلومات اور تجربوں کا چہرہ اُتار کر دکھا دیا ہے۔ مگر اس کے جواب میں عارف باللہ جو خدا تعالیٰ کے حقیقی قانون قدرت سے واقف ہے فرط رحمت سے کہتا ہے کہ اے میرے پیارے بیٹے ایسے خطرناک وقتوں میں ہماری معیت اختیار کر اور خدا کے اقتدار کے منکروں کا ساتھ مت دے یہ تیرا کہنا کہ الماء (پانی) سے جبل مجھے بچالے گا درست نہیں۔ یہ معمولی پانی نہیں کہ انسانی تدبیر اس کی راہ میں بند لگا سکے یہ امر اللہ ہے اور امر اللہ سے کوئی انسانی تدبیر کسی طرح بھی بچا نہیں سکتی ایک ہی چیز ہے جو ایسی خوفناک گھڑیوں میں حافظ و عاصم ہوتی ہے وہ اللہ کا رحم ہے آخر نتیجہ یہ ہوا کہ مادی پناہ پر اترانے والا بھوکی موجوں کا طعمہ بنا اور رحم الٰہی کو طلب

و ماوا بنانے والے سلامت رہے عرب کے مشرکین بھی اپنے پرزور اور پرقوت رئیسوں کو جبل کہا کرتے تھے اور وہ مخالف رئیس آئمۃ الکفر ضعیف مسلمانوں کے مقابل اپنے تئیں الجبال کہا کرتے تھے اور یہ محاورہ ان کا درحقیقت پرانا محاورہ ہے اسی بنا پر خداوند تعالےٰ فرماتا ہے

تری الجبال تحسبھا جامدۃ و ھی تمر مر السحاب

یعنی ان پابرجا پہاڑوں کو ہم راہ سے یوں اٹھا دیں گے جیسے بادل اڑتے ہیں اور صاف قاع بنا دیں گے کہ اسلام کا مارج اور مانع اس دیار میں کوئی نہ رہیگا اس واقعہ اور ان الفاظ سے عبرت دلائی ہے۔ عرب کو کہ تم بھی عنقریب اپنی مخالفت کی وجہ سے تباہ ہونے والے ہو اور تمھارے جبال کچھ کام نہ آئیں گے چنانچہ آخر نتیجہ یہی ہوا کہ **نوح ثانی سید ولد آدم صلی اللہ علیہ وسلم** کے اعدا اسی ہرطرح ہلاک ہوئے میں نے **خلقنا لھم من مثلہ ما یرکبون** میں غور کی میرے دل میں یہ بات لذت اور انکشاف سے پڑی کہ اس میں ویسی ہی دو اور عظیم الشان کشتیوں کی طرف اشارہ ہے جو اسی طرح دیگر ہی وقتوں میں تیار ہونے والی اور اولیاء اور اعداء میں تفریق کرنے والی ہیں۔

دوسری کشتی تو **نوح ثانی** ہمارے **سید و مولیٰ صلی اللہ علیہ وسلم** نے تیار کی جس کی طرف میں اشارہ کر آیا ہوں

تیسری کشتی نوح ثالث مسیح موعود مہدی مسعود علیہ السلام نے تیار کی ہے۔ اسی تیسری کشتی اور اس کے زمانہ کی طرف حضرت **مسیح** اسرائیلی علیہ السلام نے ارشاد کیا ہے جہاں اپنے دوبارہ آنے کا نشان بیان فرمایا ہے کہ جیسا **نوح** کے دنوں میں ہوا ویسا ہی **ابن آدم** کا آنا بھی ہوگا کیونکہ جس طرح ان دنوں میں طوفان کے پہلے کھاتے پیتے بیاہ کرتے بیاہے جاتے تھے اس دن تک کہ نوح کشتی پر چڑھا اور نہ جانتے تھے جب تک کہ طوفان آیا اور ان سب کو لے گیا یعنی ہرایک نوح کی آمد چاہتی ہے کہ اس سے پہلے زمانہ کی حالت نہایت امن اور راحت اور عیش و عشرت کی ہو اور لوگ فسق اور تن پروری کے لوازم کے استیفا کے سبب سے خدا تعالیٰ سے قطعاً غافل ہوگئے ہوں۔

غرض مسیح علیہ السلام تو ان الفاظ میں اسی کشتی کی طرف ایما کرتے اور پیش گوئی فرماتے ہیں اور قرآن کریم **خلقنا لھم من مثلہ ما یرکبون** کہہ کر ایک زمانے کا پتہ دیتا ہے اور غرض جیسے میں بیان کرچکا ہوں مسیح علیہ السلام کے وعدہ کے موافق اور قرآن کریم کی پیشگوئی کے بالکل مطابق **نوح ثالث** آگیا ہے اور اس میں ذرا بھی شک نہیں کہ یہ کشتی نوح علیہ السلام کے بعد اولاً **رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم** نے طیار کی کیونکہ اس پیشگوئی کے اول اور اتم مخاطب اور مشارالیہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی تھے اور پھر آپ میں ہو کر اس نوح ثالث نے جو مسیح کے الفاظ میں **ابن آدم** یا خود مسیح اور ہمارے ہادی صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ میں **امامکم** یا **مسیح موعود** اور مہدی مسعود اور خدا تعالیٰ کے الفاظ میں علاوہ ان ناموں کے **نوح** ہے طیار کی ہے۔ یہ کشتی بیعت کی کشتی ہے جس کا اعلان مارچ ۱۸۸۹ء میں لودھیانہ سے دیا گیا غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر ان سب باتوں میں ایک راز اور حقیقت نہ ہوتی تو کیوں خود مولیٰ کریم نے اس بیعت کی کشتی کے طیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے اس کو ان ہی الفاظ میں مخاطب کیا ہے جن الفاظ سے **نوح** کو پکارا تھا۔

ہو سکتا تھا کہ اشتہار بیعت معمولی الفاظ میں لکھدیا جاتا کہ مجھے بیعت لینے کا حکم ہوا ہے لیکن وہ سب جنھوں نے اس اشتہار کو پڑھا ہے بتلا سکتے ہیں کہ اس میں وہی الہام درج ہے جو کئی ہزار برس پیشتر نوح ابن لامک کو ہوا تھا کہ **ان اصنع الفلک** الآیۃ اے نوح ہماری وحی کے موافق اور آنکھوں کے سامنے ایک کشتی طیار کر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ آدم سے لے کر اب تک یہ کشتی کی وحی تین ہی شخصوں کو ہوئی ہے۔ پس کہاں ہے وہ آنکھ جو اس مطابقت کو دیکھے اور کہاں ہے وہ خدا ترس دل جو ان خدا کی باتوں میں غور کرے۔

کیا سالہا سال اس سے پہلے یہ الہام جو **براہین احمدیہ** میں چھپ چکا

ایک عجیب شہادت نہین ڈرو اور زبانون اور دلون کو سنبھالو کہ تمہ ایک صادق کو مفتری کہتے جاؤ گے۔

پہر سے دوستو جو اس فلک مین سوار ہوئے ہو اس کی قدر کرو اور خدا تعالیٰ سے ڈرو اور ڈرتے رہو تم پر خدا کی حجت سب لوگون سے زیادہ پوری ہوگی۔

تم ہر روز نشان پر نشان دیکھتے ہو اور پھر ماننے بھی ہو چاہیے کہ تمہارے ایمان و اعمال مین بین ترقی کے آثار نمایان ہون لغویات مین اوقات ضائع نہ کرو محققین تو خدا کے نشانون کے مطالعہ سے فرصت نہین ہونی چاہیے۔

نڈر نہ ہو کہ تم ایسا سوار ہوے اب خوف طوفان کیا ہے فلا یامن من مکر اللہ الا القوم الخاسرون

اگر تقویٰ اللہ نہین تو ڈر ہے کہ بیغیرت انہین بھی منجدھار مین کشتی سے باہر نکال پھینکو۔

وَ اٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْاَمِیْنِ وَ اٰلِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اسماء مبایعین

(۱) غلام مصطفیٰ طالب العلم جماعت ششم پٹیالہ

انہون نے جو حضور مسیح علیہ السلام کی خدمت مین بیعت کا عریضہ لکھا ہے اُس کی نقل اس جگہ کی جاتی ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ بعالی خدمت حضور علیہ السلام [illegible] غلام مصطفیٰ [illegible] طالب علم جماعت ششم [illegible] [illegible] چونکہ میرا دلی مدعا ہے کہ کمترین حضور کی جماعت بابرکت مین شمار ہووے لہذا منہ ذیل اشعار خدمت عالی مین ارسال کرکے اپنی بیعت اور حضور کے مسیح و مہدی ہونے کا اقرار کرتا ہون براہ بندہ نوازی میری طرف سے غائبانہ بیعت قبول فرمائی جاوے

(عمر ۱۲ سال)

قصیدہ
بعالی خدمت حضور مسیح علیہ السلام

اے امام وقت حاجت تھی تری آنیکی سخت
وقت پر ہی ہوگیا خالق ہی ہم پہ مہربان
راہین تیری دیکھتی تھی اور کتنی سال تھی
کرتے تھی تیری تلاش و جستجو خورد و کلان
جو نظر مین دوسرونکی قوم بس ممتاز تھی
دوسری تھی اب سمجھتی اسکو بدتر از بدان
قوم کی کشتی پڑی تھی سخت مہلک طوفان مین
ناکوئی تھا ناخدا اور نہ کوئی پاسبان
غیر قومون نے کیا تھا دین برحق کو ذلیل
دین بچارہ تھا تڑپتا مثل مرغ نیم جان
الغرض جب قوم کی حالت کا یہ نقشہ ہوا
پہنچی اسکی آہ و زاری از زمین تا آسمان
ہوگئین اسکی دعائین ساری مقبول خدا
تب کیا خالق نے تجھکو مہدی آخر زمان
تیرے آنے سے ہوئی ہین برکتین نازل بہت
تیرے آنے سے پڑی اسلام مین دوبارہ جان
تیرے آنے سے ہوئی ہے کفر کی ہلکی گھٹا
تیرے آنے سے ہوئین کم جہل کی طغیانیان
تیرے آنے سے بہت پہنچے ہین ہم کو فائدے
ہوگئے ہین راز افشا جو کہ ہوتے تھے نہان
تونے ثابت کردیا ہے ناصری کی موت کو
تونے ہی باطل کیا اُس کی خدائی کا گمان
اُس کی تُربت کا پتہ تونے دیا کشمیر مین
جسکا واقف تیری برکت سے ہوا ہندوستان
جسنے ہے کشمیر کے منصب کو دگنا کر دیا
اور ہوے مشہور عالم کوچہ ہائے یارخان
تونے نانک کو کیا ہے اہل ایمان مین شریک
تونے ہی باندھا ہے سب سے اچھا چولا کا سمان
پڑنہ کی کچھ قدر تیری عالمان قوم نے
کرتے ہین منسوب تجھسے سیکڑون گمراہیان
آپ کو کہنا مقدس دوسرون کو دوزخی
کیا یہی ہے مولویت کا بڑا بھاری نشان
گرچہ اُنکی زشت گوئی کی نہین ہے کچھ انتہا
پر ہے تیری صبر و استقلال کا پلہ گران
کیون نہ ہو تجھکو کیا خالق نے ہے عدل و حکم
گر ہے تکار ہنما و تکیہ گاہ بیکسان
تشنگان دین کو تو کوثر فردوس ہے
دشمنان دین کو خنجر تری کلک روان
سیکڑون مردہ دلومین جان تونے ڈالدی
چلتی اس دلپر ہے اب جیسے چلتی تھی خزان
کلک تیری مثل شمشیر الٰہی بن گئی
جس سے کٹ جاتی ہے فوراً ہر مخالف کی زبان
جو مقام قرب حاصل تجھکو ہے روشن ضمیر
کیا قدر اُس کی کرے یہ تیرہ دل ہندوستان
گرچہ تحسین کا ہے عالم پر مجھے اُمید ہے
مجھکو لائین گی تری در پر مری بے تابیان
کر جماعت مین تو اپنی مجھکو بھی داخل ضرور
مین سمجھتا ہون تجھی کو بس مہدی زمان
کر دعا مین مجھکو بھی شامل کہ اپنی ہمارا ہون
کیون مسیح کے ہوتے ہون مجکو بھلا بیماریان
مصطفیٰ اب تھام لے اپنی زبان خام کو
کیونکہ تجکو امتحان کی ہین بہت تیاریان
گر خدا نے چاہا وہ بھی وقت آئیگا ضرور
تو ہی ہو گا اور مسیح وقت والی قادیان

---

(۲) قاضی حسام الدین صاحب ۔ ساکن کوٹ قاضی ضلع گوجرانوالہ

(۳) عبد المجید صاحب (۴) عبد الحمید صاحب (۵) عبد العزیز ابنائے قاضی حسام الدین ساکن " " "

(۶) اللہ جوایا ماہی گیر " " (۷) قاضی محمد عالم صاحب از منبس ایں ساکن کوٹ قاضی محمد زاہد ضلع "

(۸) کریم بخش ساکن چیچڑ ضلع گورداسپور حال چوڑی نمبر ۱۴۳ ۔ ضلع جھنگ ڈاکخانہ روڑی

(۹) شیر محمد سابق شیر سنگھ ولد فتح سنگھ ساکن چکوال ضلع جہلم

(۱۰) علی محمد ساکن کلو سوہل ضلع گورداسپور

(۱۱) ابراہیم " دھرم کوٹ بگہ " "

(۱۲) عبد العزیز عرف خلیفہ کالو ہاموری ڈاکخانہ

(۱۳) محمد اشرف ساکن بلانی ضلع گجرات

(۱۴) حاجی احمد نمبردار ساکن رواز ضلع شاہپور ڈاکخانہ کوٹ مومن۔

چه غافل از عنایتها و نعمتهای حضرت باری تعالیٰ محروم شدن ترک دنیا و یاد خدا است

ترک دنیا ترک تر خوراک نیست
ترک دنیا ترک خوش پوشاک نیست
ترک دنیا نیست ترک مال و زر
تارکی سے ترک فرزند و پسر
تارکی سے ترک زن ای با هنر
این نه هرگز سنت خیر البشر
این صفات کبریا ای مهربان
از تو ناید کبریائی بیگمان
بندئی پس بندگی را چاره کن
تو نه با حق همسری را چاره کن
توبه کن توبه ازین امر محال
توبه کن توبه ازین باطل خیال
بهر خورد و نوش تو صد چیز ها
گر دپیدا از عنایت کبریا
بهر هر حاجت ترا هر چیز داد
شکر حق هر دم بگو اے بامراد
این نه دنیا این نه دنیا ای عزیز
بلکه دنیا غافلی اے با تمیز
لطفها ی حق مدان دنیای دون
این گرمهارا مگو دنیا نه این
در حقیقت طعنه با حق بجی
اینکه نام لطفها دنیا نهی
توبه کن توبه ازین کار قبیح
توبه کن توبه ز توهین صریح
بنده را شایان نه توهین خدا
باز گویم توبه کن اے با صفا
اے منه دنیا تو نام فضل ها
نیست دنیا جود های خوش لقا
چیست دنیا از خدا غافل شدن
مولوی روم گفت ای جان من
پس مشو غافل ز یاد کبریا
یاد در هر کار دار اے با وفا
یاد داری کار دل اے یار من
این نه کار دست ای عمخوار من
باش در کار و خدا را یاد دار
دست را در کار دار و دل به یار
هست بیکاری لباس بے عزتی
در بدر خواری و از حق غافلی

دست و پایت داد مولی بهر کار
تا بدست آری تو رزق ای هوشیار
رزق صد نوع آفریده بهر تو
تا کنی حاصل خوری ای نیک خو
عقل داده رهبرا امر و کار
نیز فهم جود هایش را شمار
بهر شکر و ذکر ای دلبر زبان
گفتگو و ذائقه را نیز داد آن
بین چه و صنعت آشکارا میکند
کے نعمتهای عالم را برد
تاج سر یا تخت خواهد ای عزیز
خواهشت صد گنج هم ای با تمیز
سینه شد گنجینه مهر خدا
پس بیاد مش جو زیبه الغامها
باد خواهد زندگی اے با تمیز
زندگی اسباب خود را ای عزیز
کار حق فهم و باد برزن قدم
بیهده هرگز مدان این منتظم
بر خلاف قدرت ای دلبر مکن
بر خلاف حق مگو هرگز سخن
با نعلقها سے نفس پلید
گر بریدی پیر باشی - پس مرید
حق نه بهر تارکی اسباب داد
بلکه تا هر دم شوی زد بامراد
آنچه گوئی آنکسان زینسان کنند
آنکه بار گردن خلقت شوند
مال مردم را خورند از مکرها
جو فروش و در جهان گندم نما
دام تزویر آنکه قرآن را کنند
نقد ایمان را به شیخی ها دمند
وصل دلبر نیست در لاف و گزاف
ای بلفاظی نه گردد سینه صاف
آنچه گویند آن نه خود هرگز کنند
این عجب پیر مغان و رهبر اند
پیش مولی حال شان خواهی تو دید
واقفی از نعره هل من مزید
تو منه بر گام ایشان گام هم
من نخواهم دیدنت آنجا بکلم
یاد کن تعلیم پاک مصطفی
آنکه ما را شد امام و پیشوا
آنکه تاج انبیاء و اولیاء
آنکه ماهی چرخ عز و جاه را

آنکه گشته حجت الله بر زمین
کرد اتمام حجج بر جاهلین
من چه گویم وصف آن شاه هدا
خود خدا او را شده مدحت سرا
کے پسندید این چنین او تا بری
از شه ملک عرب گو اے اخی
او نه ما را امر کرد اے با تمیز
در بدر ما خوار باشیم ای عزیز

گر همین تعلیم داد آن مهربان
صدقه و خیرات و فطره یاد کو
نیست در اسلام هرگز اے اخی
امر ترک مال و زر بعدی اگر
این نه هرگز امر رب العلمین
این نه طرز انبیاء و صالحین
از عنایتهای رب العلمین
تو زکه آموختی ای مهربان
ای به شیخیها چرا افتاده
آنکه فرعون لعین شد در جهان
یا شده شداد نادان خیال
این نمونه ها ترا پندی و منها
تو ز اغفال بدان صد پند گیر
نیز قدر قند و شهد از زهر دان
در چمن قانون خار و گل ببین
گونان گون خوی خلق را پید نمود
تو خبیثان را به خلق شان گذار
بر خلاف شان همیشه کار کن
آنچه گوئی خوش بیان بود اگر
اهل عالم را چرا حق ساختی
ای چرا صد چیز ها خوش اے کیا
کرد پیدا بهر تو این چیز ها
اختراع خود مگو از حق بگو
خوش خورو خوش پوش ای والا مکان
سیرت در پیش آرای باصفا
از برون چون گل نما ای هوشیار
دست و پا جنبان بخور رزق حلال
هر یکی نعمت بخور مسکین نما
گر بابیجا تارک نعمت شوی
این غضب گر نعمت مولی خوری
نیست دنیا نیست دنیا غافلی

پس چرا احکام شرعی زد بیان
حکم ما را شد چرا ای خوش صفات
این چرا فرمود ما را آن نبی
پس چرا احکام دین ای با هنر
این نه هرگز گفت با شاهدین
این نه خوی رهبران قوم دین
کیست کو محروم شد ای نازنین
این نه هرگز سنت اسلامیان
ما بدست و هم ما دل داده
باشد و فزود بدای مهربان
ما شده قارون بخیل بد مال
این کجا سوئی بد بهای می برد
قول لقمان ست ای روشن ضمیر
واقف اسرار باش ای مهربان
خوشترین روئیدگی هم بدترین
قدرت مولی نگر و دشت ربید
رحمت مولی ز کار شان برار
رحمت حق را تو زینسان مکن
پس چرا حق ساختی زیر و زبر
با عنایتها چرا بیوا حتی
آنکه خوش خوش میخوری و میخوری
پس مشو محروم از لطف خدا
هر محرومی کجا شد حکم زد
تخت شاهی بر نشین ای مهربان
گرچه بیرون صورت باشد چو شاه
سینه از مهرش چو لاله داغدار
شکر نعمتها بگو اے باکمال
با فراغت فرض مولی کن ادا
کی به بخشش حصه از رحمت بری
باز از یادش کنی پهلو تهی
یاد هم آرش که انعامش خوری

غفلت از یاد ولی نعمت نه یار!
غافلی دنیا تو دنیا دور دار

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزیمنر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

[illegible] میڈیکل کالج کے پروفیسرون نامور ڈاکٹرون و الیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ ڈاکٹرون نے [illegible] فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم دھند جالا پھولا غبار پھولا [illegible] پانی جانا [illegible] ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھون کے مریضون پر اب اس سرمہ کو [illegible] چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھاتی ہے اور عینک کی کبھی حاجت نہین رہتی - بچہ سے لیکر [illegible] ممیرہ سے قیمت اس لئے کم رکھی گئی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اُٹھا سکین قیمت فی تولہ [illegible] ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ ۔ خالص ممیرہ فی تولہ عہ مصری سرمہ فی تولہ ۱ر [illegible] اخبار کا حوالہ ضرور دین نقلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہار وسے بچنا چاہیے

المشتہر [illegible] مہاسنگہ اہلو والیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

[illegible] اور کیا شہادت ہو سکتی ہے

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار [illegible] اہلو والیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی [illegible] [illegible] دھند سو [illegible] آنکھ [illegible] ناخنہ باہر اور اندر کی کھجلی [illegible] پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شئے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے [illegible] میں جہان لائق ڈاکٹرون کا ملنا مشکل ہے وہان ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے میں بلا شک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا سرمہ ضروری ہے -

راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - پی - ایم - سانگی صاحب بہادر ایم - بی ایس سند یافتہ یونیورسٹی

(۲) مین بڑی خوشی سے ممیرے کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہون کہ جو سردار مہاسنگہ اہلو والیہ نے تیار کیا ہے میں نے اس کا تجربہ اپنی ایک زیر

علاج مسماۃ انجم دیوی بعمر ۴۵ سال ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی پلکون مین خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اور پر وال پڑنے تھے [illegible] آنکھین [illegible] سرخ اور [illegible] ان میں سے کثرت سے مواد [illegible] تھا اس کی بینائی مین فرق اس قدر آ گیا تھا کہ سوئی مین دھاگا بھی نہین پرو سکتی تھی اور وہ اُن اشیا کو جو اُس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھین صفائی سے نہین دیکھ سکتی تھی مریضہ مذکور نے تین روز تک استعمال کیا - جسکا نتیجہ ہوا کہ اسی امراض مذکورسے صحت پائی

راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین [illegible] ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پنشنر آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) ممیرے کے سرمہ کا جو کہ سردار مہاسنگہ نے تیار کیا ہے اُن مریضون پر جنکی آنکھین بہت کمزور اور بیمار تھین استعمال کرکے دیکھا مفید پایا میری رائے مین خاص ان مریضون کے واسطے جنکی آنکھون سے پانی جاری رہتا ہے اور دھندا ور غبار اور کمزوری

[illegible] سرمہ نہایت مفید ہے - راقم ڈاکٹر برجلال گھوش رائے بہادر ڈاکٹر - ایل ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

(۴) مین اس امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہون کہ ممیرے کا سرمہ جو کہ سردار مہاسنگہ اہلو والیہ نے تیار کیا ہی اپنے زیر علاج کئی ایک قسم کے مریضون پر استعمال کیا میری رائے مین بینائی قائم رکھنے کے لئے اور آنکھون کی بیماریون سے بچنے کے لئے ممیرے کے سرمہ کا استعمال بہت ہی مفید ہی -

راقم خان بہادر ڈاکٹر سید میر شاہ ایل ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی بناوٹ مین سے جو قریب بارہ ہزار کے ہین ایک کو بھی فرضی ثابت کردے تو اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے نیشنل بنک مین اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء مین جمع کیا گیا ہے

انوار احمدیہ پریس قادیان مین شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر الحکم کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا